حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ

اللّٰہ نور السمٰوٰت والارض مثل نورہ کمشکوۃ فیہا

جلد ۶ — نمبر ۲۱

مصباح

زنانہ اخبار مہینے میں دو بار

یکم نومبر ۱۹۳۲ء — چندہ سالانہ دو روپیہ — یکم رجب المرجب ۱۳۵۱ھ

ایڈیٹر قاضی محمد ظہور الدین اکمل

قادیان دارالامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ	
درود شریف	۳ تا ۸	محترمہ امۃ اللہ بیگم "ایف۔اے" قادیان۔
رسولِ خدا کی قوّتِ قدسیّہ ۔	۸ تا ۱۰	" امۃ الحفیظ بیگم جنجہ افریقہ ......
زوجین کی نا اتفاقی نمبر ۲	۱۱ تا ۱۳	ایک مرد جرنلسٹ کے قلم سے ..
ایک معزز احمدی خاتون کی قابلِ قدر تحریک	۱۳ تا ۱۸	پریذیڈنٹ صاحبہ لجنہ اماء اللہ کوٹ قیصرانی
تاریخ نبوی کے واقعات	ص ۱۹	

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارا نبی صلے اللہ علیہ وسلم

نبی ہمارا خدا کا پیارا عرب کا والی عجم کا ہادی
جو نور غارِ حرا سے چمکا۔ تو ظلمتِ کفر دور بھاگی
وہ لاکھوں دانا کہ جنکی دانش کا مانتا ہے زمانہ لوہا
ہے فیلسوفانِ دہر کو اب جو بات سو کاوشوں سے سوجھی
عرب کی ناگفتہ بہ وہ حالت بنائے بنتی نہ تھی جو ہرگز
کمالِ روحانیت نے چھکے چھڑائے ان سرکشوں کے آگر
بچھائے دشمن نے رہ میں کانٹے ہوئے اعدا میں پھیلیں دنداں
سکھایا خلقِ عظیم انکو پلائی ان کو شرابِ وحدت
نہ بحر و براں کی راہ میں حائل نہ تپتے صحرا کا ان کو کھٹکا
نبی ہمارا وہ دین لایا ہے جس میں سارے جہاں کی باتیں
دیا ہے قرآن تاکہ سیکھیں ہم اس سے سرِ علاج و تقویٰ

کہ جس نے کوہِ صفا پہ چڑھکر پیام مولا کی کی منادی
سنایا نغمہ جو امرِ حق کا تو دھوم توحید کی مچادی
جو بابِ وصفِ نبی پہ پہنچے تو گردنِ عجز جھٹ جھکادی
وہ تیرہ سو سال پیشتر ہی نبی اُمّی نے تھی بتادی
کلام شیریں و خلقِ اعلےٰ سے آپ نے آکے جھٹ بنادی
ہمیشہ رکھتے تھے مادہ پر جو اپنی بنیاد اعتقادی
جوابِ اللّٰھم اھدِ قومی سے دھاک اخلاق کی بٹھادی
تھے کشت و خوں کے جو لوگ خوگر تو نیکی پو جا کے تھے جو عادی
پیمبرِ حق نے انکی ایسی خدائے واحد سے لو لگادی
اصولِ دین ہوں کہ ہو سیاست رسوم غم ہوں کہ ہو وہ شادی
ذلیل لیکن ہیں ہو رہے ہم کہ ہم نے تعلیم یہ بھلادی
(حمایت الاسلام) ماسٹر فضل الٰہی صاحب لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۲)

محمد رہنمائے انس و جاں ہے
وہ ہے مہر سپہر رہنمائی
وہ محبوب جناب کبریا ہے
زہے رکن رکین دین پناہی
لقب ہے سید کونین ذیشاں
جہاں میں زینت آدم ہے اس سے
اسی کا پاس خاطر تھا خدا کو
نبی ایسا کوئی دنیا میں پیدا
نہیں ہرگز یہ طاقت ہے زباں کو

رسولِ کبریائے دو جہاں ہے
حبیب بارگاہ کبریائی
شفیع المذنبین روز جزا ہے
کلید مخزن سر الٰہی
خدا قرآن میں ہے جس کا ثنا خواں
بنائے دین حق محکم ہے اس سے
کیا پیدا جو اس ارض و سما کو
نہ تھا آگے نہ اب ہے اور نہ ہوگا
جو نعت مصطفےٰ کچھ بھی بیاں ہو،
(گوبند پرشاد فضا)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

مصباح

قادیان دارالامان مورخہ یکم نومبر ۱۹۳۲ء

درود شریف

درود ایک فارسی لفظ ہے۔ جو اردو زبان میں ایک اسلامی مذہبی اصطلاح کے طور پر بکثرت استعمال ہونیکی وجہ سے اردو زبان کا ایک لفظ بن چکا ہے۔ اسلئے کسی تشریح کا چنداں محتاج نہیں بلکہ صرف اسقدر کہہ دینا کافی ہوگا۔ کہ اس سے مراد وہ دعا ہوتی ہے۔ جو پیغمبر خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے لئے کیجاتی ہے۔ جس میں خاص رحمتیں طلب کی جاتی ہیں۔ فارسی زبان میں جب یہ لفظ ایک اسلامی اصطلاح کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ تو خدا تعالےٰ کیطرف منسوب ہونے کی صورت میں رحمت کے معنے دیتا ہے۔ اور ملائکہ کی طرف منسوب ہونے کے وقت استغفار کے اور مومن لوگوں کیطرف منسوب ہونے کے وقت دعا کے اور دیگر جانداروں کی طرف منسوب ہونے کی صورت میں تسبیح کے معنے۔ لیکن دراصل یہ معانی عربی زبان کے لفظ صلوٰۃ کے ہیں۔ اور درود کا لفظ اس لفظ صلوٰۃ کی جگہ استعمال ہونے کی وجہ سے ان معانی کے لئے استعمال ہونے لگ گیا ہے ورنہ اس کے معنے اسقدر وسیع نہیں ہیں۔ بلکہ صرف رحمت کے معنے رکھتا ہے*

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود بھیجنے کی ضرورت

خدا تعالیٰ کے فضل محدود نہیں ہوتے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ خود محدود نہیں۔ وہ جو کچھ کسی کو عنایت کرتا ہے۔ اس سے بھی بدرجہا بڑھکر دے سکتا ہے۔ اس واسطے مسلمانوں نے بہشت اور بہشت کی نعماء کو ابدی اور لاانقطاع ابدی مانا ہے۔ جیسے خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ عَطَآءً غَیْرَ مَجْذُوْذٍ یعنی بخشش بے انقطاع والا انتہائے گی۔ پھر فرمایا لَا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ یعنے خدا کی بخشش غیر منقطع اور غیر ممنوع ہوگی۔" غرض جبکہ خدا کے فضل بے انتہا ٹھہرے اور ہم جناب الٰہی سے اپنے محسن کے لئے درد دل سے خاص رحمتوں کا نزول طلب کرینگے۔ تو خدا تعالیٰ ہماری گذارش پر جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے خاص رحمتوں کا بھیجنا منظور فرمائیگا۔ اور چونکہ اس دعا کیلئے اس نے خود ہمیں حکم دیا تھا۔ اسواسطے یقیناً صلوٰۃ اور سلام کی دعا قبول ہوگی۔ اور اس ذریعہ سے جب ہمارے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاص انعامات حاصل ہوں گے۔ تو وہ خوش ہو کر ملاء اعلیٰ میں ہمارے لئے توجہ کرینگے۔ پس درود شریف پڑھنے سے مومن کو چار فائدے حاصل ہو سکتے ہیں:۔

۱۔ خدا تعالیٰ کی عظمت اور جلال کا نقشہ آنکھوں کے سامنے آجائیگا۔ کیونکہ وہ ایسی بلند شان والی قادر اور توانا ہستی ہے کہ سب کے سب انبیاء۔ رسول اور دیگر اولوالعزم ہر وقت اس کے محتاج ہیں۔

۲۔ خدا تعالیٰ کا کمال غنا ظاہر ہوگا۔ کہ گو سارا جہان اس سے سوال کرتا ہے۔ مگر اس کے خزانے ختم نہیں ہو سکتے۔ اور جتنا دیتا ہے اس سے بھی بدرجہا بڑھکر دینے کے لئے اس کے پاس موجود ہے۔

۳۔ اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت یہ اعتقاد پختہ ہو جائے گا۔ کہ وہ خدا کے محتاج ہیں۔ اور ہر آن اس میں محتاج ہیں۔ خدائی مرتبہ پر نہیں پہنچے۔ اور نہیں پہنچیں گے۔ بلکہ عبد کے عبد ہی ہیں۔ اور عبد کے عبد ہی رہینگے۔ اور خدا تعالیٰ کا فیضان ان پر بے شمار ہوتا ہے۔ اور ہوتا رہیگا۔

۴۔ درود شریف پڑھنے والا اس ذریعہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اس ترقی میں شریک رہیگا۔

باقی رہا علیٰ ابراہیم و علیٰ آل ابراہیم

تو اس کا یہ جواب ہے۔ کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابراہیمؑ کی آل ہی میں داخل ہیں۔ اور صلوٰۃ بھیجنے والا چاہتا ہے کہ جسقدر برکات اور انعامات الٰہیہ حضرت ابراہیمؑ اور ان کی اولاد پر ہوئے ہیں۔ ان سب کا مجموعہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا ہو۔ اس سے تو یہ ثابت نہیں ہو سکتا کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابراہیمؑ سے کم درجہ پر ہیں بلکہ اس سے تو ان کے اعلیٰ مدارج کا پتہ لگتا ہے۔ چونکہ درود پڑھنا ایک نیک کام ہے اور یہ ایک حکم ہے کہ جو کوئی نیکی سکھاتا ہے۔ اسکو بھی اسی قدر ثواب پہنچتا ہے۔ جسقدر سیکھ کر عمل کرنیوالے کو۔ اسلئے دنیا میں جسقدر لوگ نمازیں پڑھتے ہیں۔ اور عبادت کرتے ہیں ان سب کا ثواب ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی پہنچتا ہے۔ کیونکہ زمین گول ہے۔ اگر ایک جگہ فجر ہے تو دوسری جگہ عشاء ہے۔ ایک جگہ اگر عشاء ہے تو دوسری جگہ شام ہے۔ ایسے ہی ایک جگہ ظہر کا وقت ہے تو دوسری جگہ عصر کا وقت ہوگا۔ غرض ہر گھڑی اور ہر وقت ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ثواب پہنچتا رہتا ہے۔ دنیا میں کروڑ در کروڑ رکوع اور سجود کرتے درود پڑھتے اور دوسری دعائیں مانگتے ہیں۔ اور پھر اس کے علاوہ دوسرے احکام پر چلتے روزے رکھتے۔ زکوتیں ادا کرتے ہیں۔ اسلئے ماننا پڑیگا کہ ہر آن میں آپکو بھی ان عبادات کا ثواب پہنچتا رہتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اپنی روح جو دعائیں مانگتی ہوگی۔ وہ اسکے علاوہ ہے۔ اب آپ غور کر سکتی ہیں۔ کہ جب سے مسلمان شروع ہوئے اور جب تک رہینگے۔ ان سب کی عبادتیں ہمارے نبی کریم علے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زائد اعمال میں بھی ہونی چاہئیں۔ اسلئے ماننا پڑیگا کہ آپ تمام نبیوں اور اولیاء کے بھی سردار ہیں۔ کیونکہ دنیا میں جسقدر رسول گذرے ہیں۔ انکی اُمتیں اُن کے واسطے دعا نہیں کرتیں مگر ہمارے نبی کریم کے لئے آپ کی امت دن رات دعائیں مانگتی رہتی ہے۔ پس ہمارے نبی کریم کا تمام نبیوں سے اور مخلوق سے افضل ہونے کا ایک یہ بھی ثبوت ہے۔

دُعا تشہد اور درود شریف کی حقیقت:۔

السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ قاعدے کی بات ہے۔ کہ ہر محسن اور مربی کی محبت کا جوش انسان کے دل میں فطرتاً پیدا ہوتا ہے اور ظاہر ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم پر کیسے کیسے احسانات ہیں۔ وہی ہیں جنکے ذریعے ہمیں خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کی راہیں بذریعہ قرآن شریف معلوم ہوئی۔ وہی ہیں۔ جنکے ذریعے اعلےٰ سے اعلےٰ طریقہ اذان اور نماز ہمیں میسر ہیں۔ وہی ہیں جن کے ذریعے ہم اعلےٰ سے اعلےٰ مدارج تک ترقی کر سکتے ہیں۔ وہی ہیں جن کے ذریعے لا الٰہ الا اللہ کی حقیقت ہم پر منکشف ہوئی۔ وہی ہیں جو خدا نمائی کا اعلیٰ ذریعہ ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہم پر اتنے احسانات اور انعامات ہیں۔ کہ ممکن تھا کہ جس طرح سے اور قومیں اپنے محسنوں اور نبیوں کو بوجہ ان کے انعامات کثیرہ کے غلطی سے بجائے اس کے کہ ان کو خدا نمائی اور خدا شناسی کا ایک آلہ سمجھتیں۔ انہیں کو خدا بنا لیا۔ اور توحید سکھانے والے لوگوں کو واحد و یگانہ مان لیا اور ان کی تعلیمات کو جو نہایت ہی خاکساری اور عبودیت سے بھری ہوئی تھیں بھولکر ترک کر دیا اور انہیں کو معبود یقین کر لیا ہم مسلمان بھی ایسا کر بیٹھے۔ مگر اللہ تعالےٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے اور اس امت مرحومہ پر رحم کر کے۔ اور اسے خطرناک ابتلاء سے بچانے کی غرض سے محمد عبدہ ورسولہ کا فقرہ ہمیشہ کے لئے توحید الٰہی لا الٰہ الا اللہ کا جزو بنا کر مسلمانوں کو شرک سے بچا لیا۔ بلکہ اسی باریک حکمت کے لئے آنحضرت کی قبر بھی مدینہ منورہ میں بنوائی۔ مکہ معظمہ میں نہیں رکھی۔ کیونکہ اگر مکہ معظمہ میں آپکی قبر ہوتی۔ تو ممکن تھا۔ کہ کسی کے دل میں خیال پرستش آجاتا یا کم از کم دشمن اور مخالف ہی اس پر اعتراض کرتے مگر اب مدینہ میں قبر ہونے سے جو لوگ۔ مکہ معظمہ میں جانب شمال سے جانب جنوب منہ کر کے نماز ادا کرتے ہیں۔ تو ان کی پیٹھ آنحضرت کی قبر مبارک کیطرف ہوتی ہے۔ اسی طرح سے اللہ تعالیٰ نے ایک راہ قیامت تک آپکی قبر نہ پوجی جانے کیلئے اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسلمانوں کے شرک میں نہ مبتلا ہونے کیواسطے بنا دی۔ غرض اس طرح جن باتوں میں اس بات کا وہم وگمان بھی ہو سکتا تھا۔ کہ کوئی انسان آپ کو خدا بنالے گا۔ یا آپ کے شریک فی الذات یا صفات ہونیکا گمان بھی جن باتوں سے ممکن تھا۔ اُن کا خود خدا نے اسلام کی سچی اور پاک تعلیم میں ایسا بندوبست کر دیا کہ ممکن ہی نہیں کہ کوئی مسلمان اس امر کا مرتکب ہو۔

مگر چونکہ محسن سے محبت کرنا اور گرویدۂ احسان ہونا انسانی فطرت کا تقاضا تھا۔ اسواسطے ایک راہ کھولدی کہ ہم آپ کے لئے دعا کیا کریں اور اس طرح سے آنحضرت کے مدارج میں ترقی ہوا کرے۔ چنانچہ ہر مسلمان نماز میں آنحضرت صلعم کے واسطے السلام علیك ایها النبی ورحمة الله وبرکاتهٗ کا پاک تحیہ پیش کرتا ہے۔ اور درود ل سے آپ کے احسانات اور مہربانیوں کے خیال سے آپکی ایسی محبت پیدا کر لیتا ہے۔ جیسے آنحضرت سامنے موجود ہیں۔ آپ کے حسن و احسان کا نقشہ اور مہربانیوں سے آپ کا وجود حاضر کی طرح سامنے لاکر مخاطب کے رنگ میں دعا کرتا ہے۔ السلام علیك ایها النبی ورحمة الله وبرکاتهٗ

درود پڑھنے میں اپنا فائدہ

پھر یہی نہیں کہ درود میں صرف احسان کا اقرار یا شکریہ ہی ہے۔ بلکہ اس میں ہمارا بھی فائدہ ہے۔ اور اس فائدے کو الگ بھی کر دیا جائے جو اقرار احسان سے حاصل ہوتا ہے۔ تو بھی درود ہمارے فائدے کی چیز ہے۔ کیا ہم درود میں یہ نہیں کہتے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ پھر کیا ہم آل میں شامل نہیں یقیناً آل میں شامل ہیں۔ اور اس صورت میں درود نہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احسانات کا اقرار ہے۔ بلکہ اپنے لئے بھی ایک دعا ہے۔

درود اجابت دعا کی کلید ہے

پھر درود سے ایک بڑا فائدہ یہ بھی ہے۔ کہ جو شخص درود کثرت سے پڑھتا ہے۔ اس کی دعائیں کثرت سے قبول ہوتی ہیں۔ دنیا میں یہ طریق ہے کہ اگر کسی سے کچھ کام کرانا ہوتا ہے۔ تو اس کی پیاری چیز سے پیار کیا جاتا ہے۔ اس طرح درود پڑھنے والے شخص کے متعلق جب خدا دیکھتا ہے۔ کہ اس نے اس کے پیارے کے لئے دُعا کی ہے۔ تو کہتا ہے کہ تو نے میرے پیارے کے لئے دعا کی ہے۔ آمین۔ تیری دعا بھی قبول کرتا ہوں۔ جب ہم درود پڑھیں تو اس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی شامل کر لیں۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضرت مسیح موعود کے ہم پر بے شمار احسانات ہیں۔ ایک یہ ہی کیا کم احسان ہے۔ کہ آپ کے ذریعے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پتہ ہمکو ملا۔

درود شریف پڑھنے کے چند خاص مواقع

جمعے کے دن خصوصیت اور کثرت کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنا چاہیئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ جمعہ کے دن کثرت سے مجھ پر درود بھیجو کیونکہ ہر جمعہ کے روز میری امت کیطرف سے درود میرے سامنے لایا جائے گا۔ اور جو مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجنے والا ہو گا۔ اس کا مقام سب سے زیادہ مجھ سے قریب ہو گا +

۳۔ تنگدستی کے وقت آنحضرت پر درود بھیجنا اور تنگی کی حالت میں بھی آنحضرت صلعم کے حق میں دعائیں کرنے کو ہی مقدم رکھنا خدا تعالےٰ کی خاص مہربانیوں کا موجب ہو کر اس تنگی اور تکلیف کے دور ہونے کا ایک بہترین ذریعہ اور وسیلہ بن جاتا ہے۔

۴۔ جب وضو کر لیا جائے۔ تو اس وقت کلمہ شہادت اور درود شریف پڑھنا چاہیئے۔ اس سے رحمت کے تمام دروازے کھل جاتے ہیں۔

۵۔ جب آیت اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ پڑھی جائے۔ خواہ نماز میں یا نماز سے باہر تو اسوقت بھی آنحضرت پر درود بھیجنا چاہیئے۔

۶۔ اگر انسان کو کوئی ضروری بات بھول گئی ہو تو اسکے یاد آنے کے لئے بھی درود شریف دعا ہے۔

۷۔ سونے وقت بھی آنحضرت پر درود بھیجنا چاہیئے۔ کیونکہ انسان اسوقت ایک طرح پر دنیا سے رخصت ہو رہا ہوتا ہے۔ پس اس کی آخری دعا آنحضرت کے لئے ہی ہونی چاہیئے۔

۸۔ ہر اہمیت رکھنے والی بات کرتے وقت درود شریف پڑھنا چاہیئے۔ جیساکہ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جس بات میں اللہ تعالےٰ کا ذکر نہ کیا جائے یعنے اس سے پہلے اللہ تعالےٰ کا ذکر نہ کیا گیا ہو۔ اور مجھ پر درود نہ بھیجا گیا ہو۔ وہ کام بے خیر اور بے برکت ہو گا +

۹۔ جب کوئی گناہ ہو جائے تو اس کے کفارہ کے لئے دردمندول کے ساتھ اسی وقت درود شریف پڑھنا اور استغفار کرنا چاہیئے +

۱۰۔ مجلس سے اٹھکر واپس جاتے وقت، مساجد کے پاس سے گذرتے وقت، فکر واندوہ اور تکلیف کے وقت، مسجد میں داخل ہونیکے وقت۔ اور واپس جانے کے وقت۔

۱۱۔ جب انسان سو کر اٹھے تو اس وقت بھی آپ پر درود بھیجنا چاہیئے۔ تاکہ انسان کی نئی زندگی کی ابتدا درود شریف کے ساتھ ہو۔ کیونکہ اسوقت انسان ایک نئی زندگی پا رہا ہوتا ہے +

۱۲۔ دعا کی ابتدا جیساکہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ جب دعا کرنی ہو تو پہلے خدا تعالےٰ کی تحمید کی جائے۔ اور اس کے بعد درود شریف پڑھا جائے اور پھر دعا کی جائے۔

۱۳۔ دعا کا آخر چنانچہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ کوئی دعا اللہ تعالےٰ کے اور دعا کرنے والے کے درمیان سے حجاب دور نہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرتی۔ یعنی رسا نہیں ہوتی جب تک کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھا جائے +

۱۴۔ جب آپؐ کا ذکر آئے۔ تو اسوقت آپؐ پر درود بھیجنا ضروری ہوتا ہے۔

میں اپنے مضمون کو ختم کرتی ہوں۔ اور دعا کرتی ہوں۔ کہ خدا تعالےٰ آپکو اور مجھے کثرت سے درود شریف پڑھنے اور خدا تعالےٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

خدا تعالےٰ کی رحمتیں ہمارے شامل حال ہوں ہمارے دائیں بھی اسکی رحمتیں ہوں۔ بائیں بھی رحمتیں ہوں۔ اور حقیقی عبد کہلانے کے مستحق ہو جائیں +

۲۔ کوئی مشکل کام یا ضرورت پیش آ جانیکے وقت جیسا جابرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے۔ کہ جو شخص صبح کی نماز کے بعد دنیاوی کاموں میں مشغول ہونے سے پہلے اور اسی طرح نماز مغرب کے بعد مجھ پر سَو بار درود بھیجیگا۔ اس کی سَو حاجتیں اللہ تعالےٰ پوری کردیگا۔ تیس ۳۰ تو دنیا میں ہی اُس کی حاجتیں پوری ہوں گی۔ اور باقی ستر کا اجر آخرت میں پائے گا +

(راقمہ امۃ اللہ بیگم "ایف۔ اے" قادیان)

مضامین نگاروں کو اطلاع:۔ محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ شمیم نے برہما سے ایک نہایت دلآویز نظم بھیجی ہے۔ جو اگلے مصباح میں درج ہو سکے گی مصباحی بہنیں موصوفہ کی صحت و عافیت کے لئے دعا فرمائیں +

۲۔ لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ کی رپورٹ سہ ماہی پہنچ چکی

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی

میں نے آج اس خدا کے محبوبؐ کی مبارک زندگی کے کچھ مختصر حالات لکھنے کے لئے قلم اٹھایا ہے۔ جس ۰۰۰۰ پر ہماری اور ہمارے والدین کی اور ہماری اولادوں کی جانیں قربان ہوں +

(۱)

آج سے تیرہ سَو ۱۳۰۰ سال پہلے عرب کے ریگستان مکہ کی بستی بنی ہاشم کے خاندان میں ایک بچہ پیدا ہوا۔ جس کے باپ کا نام عبداللہ اور ماں کا آمنہ اور دادا کا عبدالمطلب تھا۔ اُس کا باپ اس کی پیدائش سے پہلے ہی اس جہان فانی سے کوچ کر چکا تھا۔

اس لحاظ سے وہ بچہ اپنی ماں اور دادا کی آنکھوں کا نور اور دل کا سرور تھا۔ کیونکہ اس کی ماں اسے اپنے مرحوم خاوند کی یادگار اور دادا اپنے عزیز بیٹے کی نشانی تصور کرتا تھا۔ دادا نے اس ہونہار بچے کا نام محمدؐ رکھا۔

(۲)

بچپن کے ایام یتیمی اور افلاس میں بسر کر کے وہ بچہ جوان ہوا۔ قدرت نے ابتداء سے ہی اس کے پہلو میں ایک درد مند اور سلیم دل رکھدیا تھا۔ اپنی قوم کی مختلف برائیاں اور اُن کو گمراہی میں ڈوبا ہوا دیکھکر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسکا دل پگھل گیا۔ بستی سے منہ موڑ کر غاروں میں جاکر خدا کی یاد شروع کی اور کئی کئی دن متواتر فاقے کر کے بارگاہِ الٰہی میں اپنی قوم کی بہتری کے لئے دعائیں کرتا رہا۔ آخر اللہ تعالےٰ نے جو کام ازل سے انکے لئے مقدر کیا تھا۔ وہ ان کو عطا کیا۔ یعنے آپؐ کو ہادئ جہان و رہبر عالم بنا کر مبعوث فرمایا۔ اللہ تعالےٰ کی مخلوق کی . . اصلاح کا کام آپؐ کے ذمے لگایا۔

(۳)

کس کو خبر تھی کہ وہ یتیم بچہ جس کی عمر مصائب و آلام میں گذری ایک دن اس عظیم الشان کام کے لئے منتخب ہونے والا ہے۔ یہی وہ عظیم الشان انسان ہے۔ جس نے تمام دنیا کی کایا پلٹ دی۔ انجیل میں ایک فقرہ ہے۔ کہ درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے۔ پس اس اصول کے مطابق ہم رسول کریمؐ کی مبارک زندگی پر نظر ڈالتے ہیں۔ کہ آپؐ نے کس قسم کے پھل پیدا کئے۔ جس طرح ہم پھلوں کو دیکھکر پہچانتے ہیں۔ کہ درخت اچھا ہے یا برا۔ اسی طرح آپؐ کے پھلوں کو دیکھکر ہم معلوم کر سکتے ہیں کہ آپکی قوتِ قدسی کا دوسروں پر کیا اثر تھا۔ تاریخ الاسلام کا مطالعہ کرنے والے جانتے ہیں۔ کہ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے منصب رسالت کو اپنے مبارک وجود سے عزت دی۔ تو وہ ایک تاریک زمانہ تھا۔ کہ دنیا کی آبادی کا کوئی پہلو بدچلنی اور بدعقیدگی سے خالی نہ تھا۔ دنیا پر گناہوں کے بادل چھائے ہوئے تھے۔ یہ تو تھی عام دنیا کی حالت مگر عرب کا ملک اُس زمانہ میں ایسی حالت میں تھا۔ کہ بمشکل کہہ سکتے ہیں کہ اسکے باشندے انسان تھے کون سی بدی تھی جو ان میں نہ تھی۔ چوری کرنا۔ ڈاکہ مارنا۔ ان کا کام تھا اور ناحق کا خون کرنا ان کے نزدیک ایسا معمولی تھا کہ جیسا ایک چیونٹی کو پاؤں کے نیچے کچل دینا۔ یتیم بچوں کو قتل کر کے اُن کے مال کھا جاتے تھے۔ لڑکیوں کو زندہ درگور کر دیتے تھے۔ زنا کاری کیساتھ فخر کرتے تھے۔ اور علانیہ اپنے قصیدوں میں اُن گندی باتوں کا ذکر کرتے تھے۔ شراب خوری اس قوم میں اس کثرت سے تھی۔ کہ کوئی گھر بھی شراب سے خالی نہ تھا۔ اور قمار بازی میں سب ملکوں سے آگے بڑھے ہوئے تھے۔

(۵)

غرض وہ حیوانوں کی عار تھے۔ مگر جب آفتاب رسالت طلوع ہوا۔ اور آپؐ نے اپنی باطنی توجہ بھی اُن کے گندوں کو صاف کرنا چاہا تو ان میں تھوڑے ہی عرصہ میں ایسی تبدیلی پیدا ہو گئی۔ کہ وہ وحشیانہ حالات سے انسان بنے۔ اور انسان سے مہذب انسان پھر مہذب انسان سے باخدا انسان اور آخر خدا کی محبت میں ایسے محو ہو گئے کہ انہوں نے خدا کی راہ میں ہر ایک دُکھ کو بخوشی برداشت کیا۔ اور وہ طرح طرح کی تکالیف سے عذاب دیئے گئے سخت بیدردی سے کوڑوں سے مار مار کر جام شہادت پلائے گئے۔ بھوکے اور پیاسے رکھکر انہیں ایذائیں دی گئیں۔ جلتی ہوئی ریت پر لٹا کر اُن کے سینوں پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھاری پتھر رکھے گئے۔ مگر انہوں نے ہر مصیبت کے وقت قدم آگے رکھا۔ اُن کے سامنے اُن کے بچوں کو قتل کیا گیا۔ مگر انہوں نے صدق دل سے خدا کی راہ میں جانیں دیں۔ کسی نے سچ کہا ہے ؎

تیری الفت کی اگر ہو نہ حرارت دل میں
آدمی کو بھی میسّر نہیں انساں ہونا

اگر ان کے دلوں میں نبی کریم کی قوتِ قدسی کا اثر نہ تھا۔ تو وہ کیا چیز تھی جو کہ ان کو اسلام کی طرف کھینچ لائی۔ اور ایک غیر معمولی تبدیلی اُن کے اندر پیدا کرکے اُن کو ایک ایسے شخص کے آستانے پر گرنے کی رغبت دی جو کہ بے کسی اور مسکینی کی حالت میں مکہؐ کی گلیوں میں پھرا کرتا تھا۔ آخر کوئی روحانی طاقت تھی جو کہ ان کو سفلی مقام سے اٹھا کر اوپر لے گئی۔ پس اس سے بڑھ کر قدسی طاقت اور کیا ہو سکتی ہے۔ کہ غریب مفلس تنہا بے کس انسان نے ان لوگوں کے دلوں کو اپنی جانب کھینچ لیا۔ جو کہ کچھ عرصہ پہلے اس کے خون کے پیاسے تھے۔

دوسری شہادت قرآن کریم نے آپ کی قوتِ قدسی کی یہ دی ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے:۔ ھوالذی بعث فی الامیین رسولاً منھم یتلوا علیھم آیٰتہ ویزکیھم۔ ترجمہ:۔ یعنے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عربوں کو گمراہی سے نکال کر پاک کر دیا اور اس کی تصدیق انجیل سے بھی ہوتی ہے استثنا باب ۳۳۔ دس ہزار قدسیوں کے ساتھ آیا اس میں پیش گوئی ہے۔ کہ آئندہ نبی جو آئے گا۔ تو اس کے ساتھ دس ہزار پاک انسان ہوں گے۔ چنانچہ جب رسول کریمؐ مکہ میں دوسری دفعہ داخل ہوئے۔ تو آپؐ کے ساتھ دس ہزار اصحاب تھے باقی انشاءاللہ آئندہ عرض کروں گی۔ اب میں دعا پر اس مضمون کو ختم کرتی ہوں۔ کہ اللہ تعالٰے ہمیں اور ہماری اولادوں کو اس عظیم الشان اور پاک نبی پیارے محمدؐ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ اور اس زمانہ کے مُصلح نائب یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی پوری پوری پیروی کی توفیق عطا فرماوے +

(راقمہ امتہ الحفیظ بیگم احمدی۔ اہلیہ ملک نصراللہ خاں صاحب ۔ جنجہ مشرقی افریقہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وفات

آہ میری پیاری ہمشیرہ امتہ الحی مغفورہ مرحومہ نے مورخہ ۲۲؍۱۰ لاہور ہمیشہ کیواسطے ہم تین بہنوں اور تین بھائیوں کو داغِ مفارقت دے کر سفرِ آخرت اختیار فرمایا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون:۔ مرحومہ ایس۔ وی پاس اور مزنگ لاہور گرلز اسکول کی معلمہ تھیں۔ والدہ مرحومہ کی وفات کے بعد گھر کے تمام چھوٹے موٹے کاموں کو ہمشیرہ صاحبہ نے اپنے ہاتھ میں لے لیا تھا۔ اور چھوٹے بھائی بہنوں کی تعلیم میں روکاوٹ نہ ہونے دی بلکہ نہایت قابلیت اور دانشمندی سے سب کی تعلیم اور تربیت کرتی رہیں۔ مرحومہ اب اعلیٰ گریڈ میں ترقی پانیوالی تھیں+ مرحومہ ایک با اخلاق اور نرم دل رحم دل تھیں۔ احمدیت کی بھی بڑی متبع تھیں۔ جب کبھی کسی غیر احمدی کیساتھ گفتگو کا سلسلہ جاری ہوتا تھا۔ تو نہایت معقول جواب دیا کرتی تھیں+ مرحومہ کی لاش بذریعہ موٹر کار مورخہ ۲۳؍۱۰ کو قادیان پہنچائی گئی۔ اور نماز جنازہ آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بہت کثیر مجمع کیساتھ پڑھائی۔ بعدہٗ مرحومہ کو قادیان کے عام قبرستان میں دفنایا گیا+ میں نہایت عاجزی سے درخواست کرتی ہوں کہ مصباحی بہنیں اور بھائی مرحومہ کی مغفرت کیواسطے دعا فرمائیں+ والسلام۔

(راقمہ الفت بیگم بنت جناب منشی عبدالحی صاحب سنوری حال لاہور)

زوجین کی نا اتفاقی!

نمبر ۲

اختلاف رائے

طبائع مختلف ہوتی ہیں۔ اگر ایک آدمی کو سیاہ رنگ پسند ہے۔ تو دوسرے کو سفید۔ اگر ایک کو پڑھنے لکھنے کا شوق ہے۔ تو دوسرے کو کھیل تماشوں میں دلچسپی ہے۔ اگر ایک ہر محفل میں شریک ہونا لازمۂ حیات سمجھتا ہے۔ تو دوسرا تنہائی کا ایسا شائق ہے کہ اُسے کسی سے ملنا بھی بارِ خاطر ہوتا ہے۔

یہ سچ ہے کہ یہ طبع کا اختلاف ہر شخص کا پیدائشی حق ہے۔ اور کوئی شخص بھی اس خیال کی آزادی کو کسی قیمت پر بھی فروخت نہیں کر سکتا۔ لیکن ازدواجی زندگی میں یہی چھوٹے چھوٹے اختلاف بڑی مشکلات کا باعث بن جاتے ہیں۔ فرض کیجئے شادی کے بعد معلوم ہوتا ہے۔ کہ بیوی کو تو شوق ہے کنبے کی ہر تقریب میں شامل ہونے اور جلسوں اور پارٹیوں میں جانے کا۔ لیکن میاں کو سوائے اپنے کاروبار کے کسی چیز میں دلچسپی نہیں۔ بیوی کا روز تقاضا کہ آج فلاں کے گھر چلو۔ اور آج فلاں کے ہاں چلو۔ اور میاں دن بھر کی کاروباری مصروفیتوں کے بعد سکون اور امن کا آرزومند ہے۔ تو ایسی صورت میں ظاہر ہے کہ بہت جلد دونوں میں ناخوشگوار حالات پیدا ہو جائیں گے اور وقت کے ساتھ ساتھ اُن کے دل متنفر ہو جائینگے

پس ہمیں سوچنا چاہیئے۔ کہ جب طبائع بھی مختلف ہیں۔ اور اس کا نتیجہ بھی ہولناک ہے۔ تو ایسی صُورت کونسی ہو سکتی ہے۔ کہ جس پر عمل پیرا ہونے سے میاں بیوی کی آپس میں نبھ سکے +

عام طور پر اس قسم کے ناگوار حالات کی ذمہ دار میاں اور بیوی کی غیر معمولی خودغرضی ہوتی ہے۔ اپنے اپنے شوق اور ذوق کے مقابلہ میں دوسرے کے جذبات کا پاس نہیں کیا جاتا اور اس سے دل مکدر ہو جاتے ہیں۔ وہ مرد خودغرض نہیں تو کیا ہے۔ جو بیوی کی خوشی اور دلداری کا خیال کر کے تھوڑی دیر کے لئے اُن باتوں میں دلچسپی نہ لے سکے جس کا اس کی بیوی کو از حد شوق ہے؟ اس میں شبہ نہیں کہ عورتوں کو بعض ان باتوں میں دلچسپی ہوتی ہے۔ جن میں مرد کوئی حصّہ نہیں لے سکتے۔ لیکن اس کے یہ معنی نہیں کہ اُن میں دلچسپی لینا بھی سیکھا نہ جائے۔

مثلاً بیوی کو کشیدہ کاری کا شوق ہے۔ لیکن میاں کو اس سے دُور کی بھی نسبت نہیں۔ چنانچہ آپ باہر سے آتے ہیں۔ تو بجائے اس کے کہ بیوی کی اس کاریگری پر دو چار تعریفی جملے کہہ دیتے۔ آپ چیں بہ جبیں ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں "بیوی تم نے یہ کیا وطیرہ اختیار کیا ہوا ہے۔ کہ ہر وقت سوئی دھاگا لے کے بیٹھی رہتی ہو۔ آنکھیں دکھنی آجائیں گی تو پھر مجھ پر بلا ڈالو گی ......" وغیرہ

اِسی طرح دوسری طرف دیکھئے۔ مرد کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میر و شکار کا شوق ہے۔ اور بیوی کو ان مشاغل سے نفرت ہے۔ تو اب بیوی کیوں ایک غاصب کیطرح اس شوق کو میاں کے دل سے دور کرنے کی کوشش کرے؟ اس قسم کے معاملات میں بیوی کیوں خواہ مخواہ ایک "مطلق العنان فرمانبردار" بن جاتی ہے؟ شوہر مرد ہے۔ اور مرد ہونے کے لحاظ سے اس کو سیر و شکار کا شوق ہونا چاہیئے۔ بجائے اسکے کہ عورت مرد کے اس فطری رجحان کو مٹا دینے کی ناکام تلقین کرے۔ کیوں نہ وہ اس کو مرد کے نقطۂ نگاہ سے دیکھے۔ اور اس میں دلچسپی لے۔ خوشی خوشی سیر و شکار کا ساز و سامان درست کرے۔ اور شوہر سے چند باتیں اس قسم کی کرلے۔ کہ آجکل کونسا شکار اچھا ہوتا ہے مجھے تو ایک مرغابی لا دینا۔ فلاں قسم کا سالن میں نے حال ہی میں سیکھا ہے۔ وہ پکا دوں گی ....." وغیرہ

ایسے موقعہ پر بیوی کو شوہر کے حالات میں ڈالکر دیکھنا چاہیئے۔ کہ اگر میں مرد ہوتی تو کیا مجھکو سیر شکار کا شوق ہوتا یا نہ؟ اور مرد سوچے کہ اگر میں عورت ہوتا۔ تو کیا مجھے کشیدہ کاری یا کروشیا کے فن میں کوئی دلچسپی ہوتی یا نہ؟

لیکن یہی اصول ہر جگہ کار فرما نہیں ہو سکتا۔ آخر "آزاد خیالی" ہر انسان کا فطری حق ہے۔ اور وہ اسکو کسی محبوب سے محبوب شے کے لئے بھی فروخت نہیں کر سکتا۔ مثلاً بیوی کو ملاقاتی کمرہ میں سرخ قالین پر زرد پردے اچھے نہیں لگتے۔ لیکن مرد کو یہ پسند ہیں۔ تو ایسی صورت میں یہی مناسب ہوگا۔ کہ بجائے لڑنے جھگڑنے کے دونوں اپنا اپنا کمرہ جدا بنالیں۔ اور اسکو اپنی طبیعت کے مطابق سجالیں۔ اسی طرح اگر بیوی اپنے نوزائیدہ بچہ کا نام امتیاز رکھتی ہے لیکن خاوند خالد پسند کرتا ہے۔ تو انصاف یہی کہتا ہے کہ دونوں جدا جدا نام منتخب کرلیں۔ اور اسی کے نام سے اپنے بچے کو بلایا کریں۔ لیکن یہ تو اسطرح بھی حل ہو سکتا ہے۔ کہ کسی ثالث کے ذریعہ سے نام کا فیصلہ کرلیا جائے۔

بظاہر تو یہ معمولی باتیں ہیں۔ لیکن یہی ننھے ننھے اختلاف ایک خوفناک صورت اختیار کرلیتے ہیں۔ بعض ایسی باتیں ہوتی ہیں کہ اُن میں حد سے زیادہ دخیل ہونا سخت ناگوار ہوتا ہے۔ مثلاً اگر بیوی کو بلیوں سے محبت ہے تو خاوند کا کوئی حق نہیں کہ بیوی کو اس سے باز رکھے۔ یا اگر خاوند بعض ایسے دوستوں کو پسند کرتا ہے۔ جو بیوی کو نہیں بھاتے تو اس کا کوئی حق نہیں کہ وہ ہر وقت اُس کی شکوہ سنجی کرتی رہے۔ مرد اپنے خیالات رکھتا ہے۔ اُس کو اپنی خواہش پر عمل کرنے کا پورا حق حاصل ہے۔

پس میاں اور بیوی دونوں کو لازم ہے۔ کہ وہ ایک دوسرے کے اُن کاموں میں جن کا دوسرے کو شوق ہے۔ دلچسپی لیا کرے۔ شام کو جب کھانا کھا کر استراحت کریں۔ تو یہ نہیں چاہیئے۔ کہ مرد جسکو جغرافیہ اور معاشیات میں شغف ہے۔ اگر کہنا شروع کردے کہ بیوی! آج فرانس نے اعلان کر دیا ہے کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگر جرمنی اپنے اسلحہ جات کم نہ کردے گا۔ تو وہ اس کے خلاف جنگ آزمائی کریگا۔۔۔" تو بیوی جھٹ بڑبڑا اٹھے کہ "پڑیں بھاڑ میں۔۔۔ تم اور تمہارا فرانس"!۔ ایسی حالت میں بیوی خاوند سے کیا ملائمت اور اچھے سلوک کی توقع رکھ سکتی ہے اسی طرح نہ خاوند کو چاہیئے۔ کہ جب بیوی ذکر کرے کہ فلاں نے ایک بڑا اچھا زیور امرتسر سے بنوایا ہے۔ اور اسپر لاگت صرف دس روپے آئی ہے۔ تو خاوند برافروختہ ہوکر کہے کہ "بس! تمہیں تو زیوروں کی پڑی رہتی ہے"

دونوں کے تعلقات آپسمیں حاکم و محکوم کے نہ ہونے چاہئیں۔ بلکہ اُن کا تعلق رفیقانہ اور محبتانہ ہونا چاہیئے۔ اور یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جب ۲ دو دریاؤں کا سنگم ہوجاتا ہے۔ تو وہ ایک ہی دھار بنکر سمندر کی طرف روانہ ہوجاتے ہیں۔ اگرچہ ان میں سے ایک بڑا ہوتا ہے اور اسبات پر قادر ہوتا ہے۔ کہ وہ دوسرے کو نگل لے۔ لیکن جب وہ ملجاتے ہیں تو ایک ہی رُخ ہوکر بہنا شروع کردیتے ہیں۔ اور پُرسرور نغمے گاتے ہوئے ہنستے کھیلتے ساحلِ مقصود کی طرف چلے جاتے ہیں۔ وہ کبھی بھی یہ بحث نہیں کرتے کہ میں تجھ سے افضل اور تو مجھ سے ذلیل و حقیر۔ اور یہ تو بحث فضول ہے۔ کہ مرد عورت پر فضیلت رکھتا ہے یا عورت مرد پر؟ اجی جب انکا اتصال ہوگیا تو ان میں تُو تُو اور مَیں مَیں کیسی؟ اگر عورت دنیا کی ماں ہے۔ تو مرد دنیا کا باپ ہے۔ اگر عورت مرد کی زندگی کا تنہا ستون ہے۔ تو مرد عورت کی کشتیِ حیات کا ناخدا ہے ✦ (باقی دارد)

(عبد الرحیم شبلی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک معزز احمدی خاتون کی قابلِ قدر تحریک ایثار

پچھلے دنوں ماہ جون میں ہمارے صیغہ بیت المال کی طرف سے چوہدری فیض احمدؐ صاحب انسپکٹر جماعت ہائے احمدیہ کا معائنہ کرتے ہوئے جب موضع کوٹ قیصرانی ضلع ڈیرہ غازیخاں میں گئے تو وہاں پر لجنہ اماءاللہ کا کام دیکھکر بہت خوش ہوئے۔ جس کی تعریفی رپورٹ چوہدری صاحب نے دفتر میں بھی ارسال کی:۔

اِس لجنہ کی بانی و پریذیڈنٹ سردار امیر محمد خانصاحب تمندار و آنریری مجسٹریٹ درجہ اوّل کی والدہ محترمہ ہیں۔ جو اپنی خداداد قابلیت اور اخلاص اور ایثار سے لجنہ کے کام کو خود اور اپنی نگرانی میں پورے طور پر سرانجام دے رہی ہیں۔ پریذیڈنٹ موصوفہ خود ہی قرآن کریم و کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ کا درس دیتی ہیں۔ اور خطبہ جمعہ خواتین میں سناتی ہیں۔ اور بچوں کی تعلیم و تربیت کا بھی عمدہ انتظام کیا

ہوا ہے۔ اس لجنہ کے باقاعدہ رجسٹر چندہ و رسید بک و رجسٹر روئداد و رجسٹر ممبرات موجود ہیں۔ باقاعدہ تھوڑے تھوڑے عرصہ کے بعد حسابات کی پڑتال کی جاتی ہے۔ اور پڑتال کنندہ باقاعدہ اپنی رپورٹ درج کرتی ہے۔

اس کے مقابل پر مقامی جماعت احمدیہ میں کچھ کمزوریاں تھیں۔ جس کو دور کرنے کے لئے چوہدری فیض احمد صاحب نے پریذیڈنٹ صاحبہ کے اخلاص اور ایثار روحانیت کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کے سپرد یہ کام کیا۔ جس کی تعمیل میں پریذیڈنٹ صاحبہ لجنہ نے ایک مضمون تحریر کیا۔ جو جمعہ کے روز مقامی جماعت احمدیہ کو منشی علی محمد صاحب مدرس مڈل سکول کوٹ قیصرانی کے ذریعہ سنایا گیا۔ جو درج ذیل کیا جاتا ہے تاکہ سلسلہ کے دیگر احباب و خواتین کو اپنی معزز بہن کے جذبات ایثار سے آگاہی حاصل ہو۔ اور اپنے اندر اس قسم کے جذبات پیدا کرنیکا ولولہ پیدا ہو۔"

(ناظر بیت المال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

میں قبل اس کے کہ اس آیت کے متعلق کچھ بیان کروں یہ ضروری سمجھتی ہوں کہ وہ امر تحریر کروں جس کا باعث مضمون ہذا ہے۔ وہ یہ کہ آپ لوگوں سے مخفی نہ ہوگا ۲۶/۳۲ کو جناب انسپکٹر صاحب جماعت ہائے احمدیہ دورہ فرماتے ہوئے یہاں بھی تشریف لاکر لجنہ اماء اللہ کوٹ قیصرانی کا بھی معائنہ فرمایا۔ لجنہ کی کارگزاری کی پڑتال فرماتے ہوئے رجسٹر روئداد میں جہاں آپ نے اور ہدایات تحریر فرمائیں یہ بھی لکھدیا کہ لجنہ کی بفضل خدا بہتر حالت کو دیکھتے ہوئے میں اس کے سپرد ایک کام لگاتا ہوں کہ مقامی جماعت احمدیہ جیسے کہ مجھے معلوم ہوا ہے۔ چندوں میں سست ہے۔ اس لئے کسی وقت بہت جلدی مستورات اور مردوں کا مشترکہ جلسہ بر عایت پردہ منعقد کر کے پریذیڈنٹ صاحبہ مالی قربانی کی روح پیدا کرانے کی کوشش فرماویں۔ یہ آپکا تحریر فرمانا گو جس غرض سے ہو پھر بھی ہمارے واسطے تعمیل کرنا از بس ضروری ہے۔ لہذا اس ضرورت کو پورا کرنے کی غرض سے مضمون ہذا تحریر کیا جاتا ہے تاکہ حکم کی تعمیل کسی حد تک پوری ہو جاوے۔ کیونکہ مشترکہ جلسہ کرنا میرے لئے مشکل امر ہے۔ دوسرا جبکہ وہ غرض تحریر کے ذریعہ پوری ہو سکتی ہے تو پھر میں کیوں ہر ایک صاحب سے التجا کرتی پھروں کہ میں آپ لوگوں کی سستی دور کرنے کے واسطے مامور ہوں۔ لہذا میں جلسہ کرنا چاہتی ہوں۔ گو دین کے معاملہ میں کوئی معیوب امر نہیں۔ میں تو خدا کے فضل سے جو بھی اس وقت مسجد میں موجود ہوں۔ بمنزلہ ان کی والدہ کے ہوں۔ اگرچہ آپ لوگ کسقدر بھی معزز کیوں نہ ہوں میں امید کرتی ہوں کہ میری بات کسی کو شاق نہیں گزرے گی۔ جس اسلام کو ہمیں دنیا کے آگے پیش کرنا ہے۔ وہ وہی ہے جسکو آنحضرت صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم لائے تھے۔ اس میں ہم یہ دیکھتے ہیں۔ کہ حضور اُسامہ بن زید کو صدہا صحابیوں پر حاکم فرما دیتے ہیں۔ ابھی وہ لشکر مدینہ منورہ کے باہر پڑا ہی تھا۔ کہ آنحضرت صلعم وصال فرما جاتے ہیں۔ لشکر کی روانگی کے وقت بعض مسلمانوں نے کہا بھی تھا۔ (بعض میں حضرت عمرؓ بھی تھے) کہ اُسامہ ایک آزاد غلام کا لڑکا ہے۔ کوئی اور حاکم مقرر فرمایا جائے۔ مگر صدیق اکبر فرماتے ہیں۔ کہ میں کون ہوں کہ سرورِ دوجہان کے منشاء کے برخلاف کروں سو امیرے بھائیو اور بہنو۔ یہی ایک کامیابی کا گر ہے۔ جو صدیق اکبر نے سمجھا۔ سو جبتک فرمانبرداری نہ ہو کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی۔ اور نہ نظام قائم رہ سکتا ہے۔ سچ تو یہ ہے۔ کہ تمام کامیابی فرمانبرداری پر موقوف ہے۔ یوں کسی کا نام پریذیڈنٹ یا سیکرٹری رکھ لینا کونسا مشکل امر ہے۔ اصل غرض تو نظام کے ماتحت کام کرنا ہی ہے۔

اگر مرکز سے تنخواہوں کا انتظام ہوتا۔ اور ہر ایک کارکن کو کچھ وظیفہ ملتا تو میں سچ سچ کہتی ہوں کہ ہر ایک ممبر ایک دوسرے پر سبقت کر کے یہ عہدے حاصل کرنے کو کارنمایاں دکھا دکھا کر حقوق جتاتے۔ سو یاد رکھو کہ آج کے کام مستقبل کیواسطے دنیاوی عزت کے لحاظ سے بھی پیش خیمہ ہیں سیاسی معاملہ میں دیکھو کہ لوگ کسقدر قربانیاں کر رہے ہیں، جس کے بیان کی یہاں گنجائش نہیں۔ اخبار بین حضرات سے پوشیدہ نہیں۔ کہ سیاسی قیدیوں کو جیلوں میں جگہ نہ ملنے کے باعث اخلاقی قیدی بھی نکال کر ان کو رکھا جاتا ہے۔ اور یہ ہم ہیں کہ اپنے مال سے خدا کی رضا کے لئے تھوڑی سی رقم دینے میں بھی پس و پیش کر رہے ہیں۔ اگر غور سے دیکھا جاوے تو دنیا بھی ہماری اور عقبیٰ بھی جب ہماری ہے تو ہماری قربانیاں بھی ان کی قربانیوں سے بڑھ چڑھ کر ہونی چاہئیں۔ میں نے اس مضمون کی بنا جس آیت پر رکھی تھی وہ وہی ہے۔ جو میں اوپر سرخی پر لکھ آئی ہوں لیکن آپکی خاطر دوبارہ یہاں لکھ دیتی ہوں،

اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ یعنے کہہ میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا زندہ رہنا اور مرنا سب اللہ تعالیٰ کیواسطے ہے۔

شاید کوئی یہ کہدے کہ یہاں تو آنحضرت صلعم ہی مخاطب ہیں۔ سو یاد رہے کہ جب احکام مثلاً نماز روزہ۔ صدقہ۔ قربانی۔ جہاد۔ حج۔ زکوٰۃ وغیرہ سب میں ہم شامل ہیں۔ تو پھر اس آیت سے کس طرح مستثنیٰ ہو سکتے ہیں۔ جائے غور ہے۔ دوسرا تازہ اقرار جو ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک ہاتھوں پر بوقت بیعت کیا کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھینگے۔ سو اس اقرار کو پورا کرنے والے ہم تب ہو سکتے ہیں جبکہ ہمارے پیش نظر ہر وقت یہی بات ہو کہ دین کے کام کو ذاتی کام پر مقدم رکھیں۔ چونکہ اس وقت مالی قربانی کی اشد ضرورت ہے اور یہی مجاہدہ ہے کیونکہ سلسلہ کی ترقی کا انحصار آجکل آپ لوگوں کی کمائی پر ہے۔ یہ ایک امتحان ہے۔ کہ خود تنگ رہکر بھی چندہ باقاعدہ دیا جائے اسوقت ہمارے پیسے کی قدر روپیہ کے برابر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے۔ اگر اللہ تعالےٰ چاہے۔ تو وہ دن نزدیک کر دے جب اس الہام الٰہی کا نظارہ کہ "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے" بچشم خود ہم دیکھ لیں تب اس پیسے کی کوئی قدر نہ ہوگی۔ مبارک وہ جو آخرت کی فکر کر کے خدا تعالےٰ کے خزانہ میں اپنی بہتری کیواسطے جمع کرتا ہے۔ اور دس گنا ہو کر واپس لیتا ہے۔ یہ ایسی سوداگری ہے۔ کہ جیسے کوئی شخص گھر سے نقدی لیکر کوئی چیز خریدنے جاوے۔ لیکن رقم بھی واپس اور چیز بھی ساتھ لاوے۔ قرآن کریم میں ایسی کئی آیات موجود ہیں۔ جو میری مثال بالا کی تصدیق کرتی ہیں :۔

مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کَمَثَلِ حَبَّۃٍ اَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ کُلِّ سُنْبُلَۃٍ مِّائَۃُ حَبَّۃٍ وَاللّٰہُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ۔ یعنے مثال ان لوگوں کی جو خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرتے ہیں۔ مانند مثال ایک دانہ کی ہے۔ جس سے سات خوشے پیدا ہوتے ہیں اور ہر ایک خوشہ میں سو سو دانہ ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ جس کے لئے چاہے دوگنا کر دے۔ وہ وسیع علم والا ہے اس میں کیا شک ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پاس بے انداز خزانے ہیں۔ لیکن وہ اندازے سے اُتارتا ہے۔ سو مناسب ہے کہ اپنی ضروریات سے کچھ بچا کر آخرت کے لئے خدا تعالیٰ کے خزانہ میں جمع کیا جاوے تجربہ شدہ بات ہے کہ جسقدر خدا تعالیٰ اموال دیتا جاوے انسانی ضروریات بھی ساتھ ساتھ بڑھتی جاتی ہیں۔ مگر تونگری بدلست نہ بمال۔ خوش قسمت ہے

وہ انسان جو دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے عہد کو کبھی نہیں بھولتا۔ میں سچ سچ کہتی ہوں۔ اگر کوئی انسان کسی کام کا مصمم ارادہ کر کے دلی جوش سے شروع کرے۔ تو ضرور وہ کام ہو کر رہتا ہے خصوصاً نیک کام میں خدا تعالیٰ ہی امداد دیتا ہے کیوں نہ ہو جب خدا تعالیٰ کا اپنا ہی کام ہے انسان تو صرف کوشش کے باعث اجر کا مستحق ٹھہر جاتا ہے۔

اے بھائیو اور بہنو اپنے حالات اسلام کے پھر تازہ کرو۔ اور اپنے بزرگوں کی کارگزاری پر نظر ڈالو کہ کس طرح انہوں نے اسلام کے پھیلانے میں قربانیاں کیں، ذرہ تاریخ اسلام کا ملاحظہ فرمائیں کہ جب سپہ سالار اسلام نے دیکھا کہ لشکر اسلام ہمت ہارنے پر آمادہ ہے تو آپ نے وہ پل تڑوا دیا۔ جسپر لشکر اسلام دریا کے اس کنارہ سے عبور کر کے آیا تھا۔ جب لشکر اسلام کو یہ معلوم ہوا کہ پیچھے جانیکا رستہ مسدود ہو چکا ہے اور بجز لڑکر مرنیکے چارہ ہی نہیں تو ایسی شجاعت دکھائی کہ آخر دشمن پسپا ہو کر بھاگ گئے۔ یا جسطرح عکرمہ رضؓ بن ابوجہل نے ایک موقعہ پر ایسی بہادری دکھائی کہ جسکا قابل تحسین ذکر قیامت تک اسلامی تاریخ میں خصوصیت سے یادگار رہیگا۔ کہ جہاد کے ایک موقعہ پر مسلمان ہمت ہار رہے تھے۔ اور میدان دشمنوں کے ہاتھ آنیوالا تھا کہ اس نازک موقعہ کو دیکھکر حضرت عکرمہ رضؓ نے الگ ہو کر بلند آواز سے کہا کہ کون میرے ہاتھ پر موت کی بیعت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرنا ہے۔ تب یکقصد مسلمان نکلکر عکرمہؓ کے ہاتھ
پر موت کی بیعت کر کے لشکر پر جا پڑے۔ اُنکی
یہ دلیری دیکھکر باقی مسلمان بھی دلیر ہو گئے۔
جس کا نتیجہ مسلمانوں کی فتح اور کامیابی پر ہوا۔
اب بھی اگر کوئی ہمسے عکرمہؓ والا دل لیکر اُٹھے۔ تو
خدا تعالیٰ یقیناً وہی مہربان ہے۔ کہاں اُس زمانہ
کی قربانیاں جنگ وجہاد اور کہاں یہ چند پیسے دینا
یا تبلیغ کرنی۔ اگر ہم میں اور باقی مسلمانوں میں
کوئی نمایاں فرق نہیں۔ تو صرف احمدی نام رکھا
لینا کوئی فائدہ نہیں دیتا۔ برائے خدا ذرا "کشتی نوح"
کو بغور پھر پڑھیں شائد تمہیں وہ الفاظ یاد نہ ہوں
جسپر حضرت اقدس نے احمدی تعلیم کا نقشہ کھینچا ہے

سے اسلام چیز کیا ہے خدا کے لئے فنا
ترک رضائے خویش پئے مرضئ خدا
جو مر گئے ہیں اُنکی نصیبوں میں ہے حیات
اس رہ میں زندگی نہیں ملتی بجز ممات

سو ہمیں چاہیئے کہ حضرت اقدس کے منشأ
وتعلیم کے مطابق اپنے آپ کو بنائیں تاکہ ہمارا نیک
نمونہ دیکھکر لوگوں کے دل احمدیت کیطرف مائل ہوں
اگر آپ مردوں میں تبلیغ کا دائرہ وسیع کرینگے۔ تو
انشاء اللہ تعالیٰ میں اُمید کرتی ہوں کہ مستورات
فوراً سلسلہ عالیہ میں داخل ہو جاوینگی۔ انہیں صرف
مردوں کے خوف نے احمدیت سے دور ہٹا رکھا ہے احمدیت
تو انشاء اللہ ضرور ترقی کریگی کیونکہ خدا تعالیٰ کا منشاء
یہی ہے۔ کون ہے کہ خدا تعالیٰ کے منشاء کو روک
سکے۔ لیکن ہمنے کیا کام کیا یاد رکھیں ایکدن ایسی
مردم شماری ہو گی کہ کون جماعت اوّل یا دوم یا
سوم نمبر پر ہے۔ غرضیکہ جب جماعتہائے مختلفہ کی
کارکردگیاں نمبروار شمار ہونگی۔ تو ایسا نہ ہو کہ ہم کسی
نمبر میں بھی شمار نہ ہوں۔ سو میرے بھائیو اور بہنو
ذرا غور کرو جب اسجگہ کی حکومت بھی بفضلہ تعالیٰ
احمدیوں کے ہاتھ میں ہے اور مولوی فاضل بھی موجود
ہے۔ پھر حالت یہ کہ گھروں میں نمازیں پڑھ لینے پر
ہر ایک یہی سمجھتا ہے کہ ہمنے بہت کچھ کر لیا ہے حالانکہ
آنحضرت فرماتے ہیں کہ جو شخص مسجد میں نماز پڑھنے
نہیں آتا۔ میں چاہتا ہوں کہ اُن کے گھروں کو آگ
لگا دوں کہ کیوں مسجد میں باجماعت نماز نہیں پڑھتا
دوسری عرض یہ ہے کہ جناب انسپکٹر صاحب فارم
تشخیص دے گئے ہیں جسپر آپ لوگوں کی آمد صحیح صحیح درج
ہو کر انکی خدمت میں بھیجنی ہے۔ سو مناسب ہے۔ کہ
اپنے ہاتھوں سے فارم کی خانہ پری فرما دیں اور
آئندہ کیواسطے آپس میں مشورہ کر کے ایسے کارکن مقرر
فرما دیں جنکی کارروائی داخل رجسٹر ہو کر سست الوجود
انسان کیواسطے بھی رشک کا موجب ہو۔ علی محمد خان نمبردار
اور میر محمد خان پٹواری کو بھی اسی جماعت میں شمار کر لیں
کیونکہ جب انکی یہاں کی ملازمت ہے تو انہیں کام بھی
اسی جماعت کا کرنا چاہیئے۔ اگر بستی بزدار کی جماعت کا
کام ان کے سپرد ہے تو پھر کیا ہوا وہ دوہرے ثواب کے مستحق
ٹھہرینگے۔ جبکہ سب کام اللہ تعالیٰ ہی کی خاطر ہے
تو یہاں وہاں کا کیا فرق ہیں اپنے خیال میں بہت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کچھ لکھ آئی ہوں۔ صرف اتنا عرض کرنا باقی ہے کہ میں اپنی اس کارروائی کی رپورٹ جناب سیکرٹری صاحب کو ضرور بھیجونگی۔ کیونکہ جب انہوں نے میرے ذمے یہ کام لگایا تھا۔ تو میں بری الذمہ تب ہو سکتی ہوں۔ جبکہ اپنا کام بھی دیکھادوں پھر آپ خود ہی ذمہ وار اور جوابدہ ہیں۔

اَب میں دُعا کرتی ہوں کہ خدا تعالیٰ میری اِس تحریر کا کوئی ایسا اثر پیدا کرے جس سے ہماری سب سُستیاں دُور ہوں اور ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دس شرائط بیعت پر عامل ہوں اور لوگوں کیلئے بھی ہمارے وجود نفع رساں ثابت ہوں۔ اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے عہد کو ہم کبھی نہ بھولیں یا الٰہی تیری امداد بغیر صرف باتیں ہیں۔ تو ہی اپنی مہربانی سے ہماری آرزوؤں کو برلا۔ آمین۔ والسلام۔

راقمہ پریذیڈنٹ لجنہ اماءاللہ کوٹ قیصرانی
ضلع ڈیرہ غازیخان تاریخ تحریر ۱۴/۶/۳۲

رپورٹیں

لجنہ اماءاللہ قادیان

بتاریخ ۵ اکتوبر ۱۹۳۲ء لجنہ اماءاللہ کا ماہواری جلسہ زیر صدارت والدہ صاحبہ خلیفہ صلاح الدین صاحب منعقد ہوا۔ رشیدہ بیگم نواسی حضرت پیر منظور محمد صاحب نے قرآن کریم کی تلاوت نہایت خوش الحانی سے کی۔ بعد ازاں رشیدہ بیگم و امینہ بیگم دونوں بہنوں نے احمدیہ گورکی نظم ایک دل خوش کن آواز سے پڑھکر سنائی۔ اسکے بعد امۃ الرحمٰن صاحبہ متعلمہ ایف۔ اے کلاس نے درود شریف کے فوائد پر ایک نہایت مفید پر معنے مضمون سنایا۔ پھر مریم ذرّہ صاحبہ نے اپنا مضمون "اخلاق فاضلہ" پڑھکر سنایا۔ پھر میمونہ صوفیہ صاحبہ مولوی نے اپنا مضمون "ارشادات نبوی" پڑھا۔ ازاں بعد رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد عبداللہ صاحب نے اپنا مضمون صداقت مسیح موعود از روئے قرآن و احادیث پڑھا۔ پھر نظیر بیگم صاحبہ نے اپنا ایک مضمون آنحضرت کے احسانات طبقہ نسواں پر سنایا۔ دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

(منتظمہ جلسہ ۱۱/۱۰/۳۲)

لجنہ اماءاللہ گوجرانوالہ

ہمارا ماہواری اجلاس بمقام دارالاسلام بتاریخ ۱۲ اکتوبر بروز اتوار زیر صدارت اہلیہ صاحبہ مولانا مولوی محمد الدین صاحب بوقت صبح آٹھ بجے شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم صدر صاحبہ نے کی۔ اور پھر عزیزہ سلمہ بی بی بنت شیخ مشتاق حسین صاحب نے ایک نظم پڑھی اور پھر عزیزہ محمودہ بیگم بنت شیخ مشتاق حسین صاحب نے ایک نظم پڑھی، اور پھر عزیزہ امۃ الرحمٰن بنت میاں محمد عبداللہ صاحب نے ایک نعت شریف پڑھی۔ اور پھر عزیزہ امۃ الرحمٰن بنت میاں محمد عبداللہ صاحب نے وفات حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر بہت اچھا مضمون پڑھا جس میں آیتوں کیساتھ وفات حضرت عیسیٰ کو ثابت کیا۔ اور بعد ازاں اقبال بیگم صاحبہ صدر صاحبہ میاں عبدالرحیم صاحب نے حدیث شریف میں سے کچھ حدیثیں پڑھیں اور پھر جلسہ سالانہ کے چندہ کے متعلق جو پرچے آئے ہوئے تھے۔ وہ سنائے گئے۔ اور تمام بہنوں نے چندہ کیواسطے ۱۲ر تاریخ کیلئے کرنیکی رائے دی۔ کہ اُس دن جلسہ سالانہ کا چندہ دیا جائے۔ اور بعد ازیں دعا کیساتھ جلسہ ختم کیا گیا اور سب بہنوں نے ماہواری چندہ ادا کیا۔

والسلام

(خاکسارہ سیکرٹری لجنہ اماءاللہ گوجرانوالہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ نبوی صلعم کی ایک یادداشت

۱۔ ۲۰۔ اپریل ۵۷۱ء کو اسلام کے داعی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم مکہ معظمہ میں پیدا ہوئے۔

۲۔ ۳۰۔ مئی ۵۹۵ء کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا جنابہ خدیجۃ الکبریٰ سے نکاح ہوا۔

۳۔ ۱۲۔ فروری ۶۱۰ء کو آنحضرت صلعم کو پہلی مرتبہ وحی نازل ہوئی۔ اور آپ نے اظہار نبوت کیا

۴۔ ا جولائی ۶۱۳ء سے کفار قریش نے آنحضرت صلعم اور اسلام کی سخت مخالفت شروع کی۔

۵۔ ۲۔ مارچ ۶۱۵ء کو مسلمانوں نے مکہ سے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔

۶۔ ۲۷۔ اپریل ۶۱۷ء سے ۹۔ دسمبر ۶۲۰ء تک کفار قریش نے بنی عبدالمطلب سے قطع تعلق رکھا۔ اور آنحضرت صلعم کے اقارب شعب ابی طالب میں مقیم رہے۔

۷۔ ۱۹۔ مئی ۶۱۹ء کو جنابہ خدیجۃ الکبریٰ زوجہ محترمہ آنحضرت صلعم کا انتقال ہوا۔

۸۔ ۱۵۔ جون ۶۱۹ء کو آنحضرت کے چچا ابوطالب کا انتقال ہوا۔

۹۔ ۱۶۔ جولائی ۶۲۲ء کو جمعہ کے دن آنحضرت صلعم نے مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کی۔

۱۰۔ دسمبر ۶۲۳ء کو جنگ بدر واقع ہوئی۔ جس میں مسلمانوں کی تعداد تین سو چودہ اور کفار قریش کی تعداد ایک ہزار چھ تھی۔ لیکن باوجود ایں ہمہ مسلمانوں کو فتح عظیم الشان حاصل ہوئی۔

۱۱۔ ۱۵۔ اکتوبر ۶۲۴ء کو جنگ احد واقع ہوئی۔ (ہجرت کا تیسرا سال)

۱۲۔ ۴۔ دسمبر ۶۲۴ء کو حضرت علیؓ اور جنابہ فاطمہؓ کا نکاح ہوا۔

۱۳۔ ۲۔ ربیع الاول ۱۱ھ مطابق ۶۳۲ء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم واصل بحق ہوئے۔ (مسلم گجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ولادت

مورخہ ۱۱۔ اکتوبر مرزا عبدالحمید صاحب کلرک مصباح کے ہاں لڑکا پیدا ہوا۔ ۱۸۔ اکتوبر کو عقیقہ و ختنہ ہوا۔ مصباح کی بہنیں اور بھائی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس نومولود کو دین کا خادم اور عمر والا صاحب اقبال بنائے۔ اللھم آمین

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶

اخبار مصباح۔ قادیان۔ دارالامان ضلع گورداسپور (پنجاب)

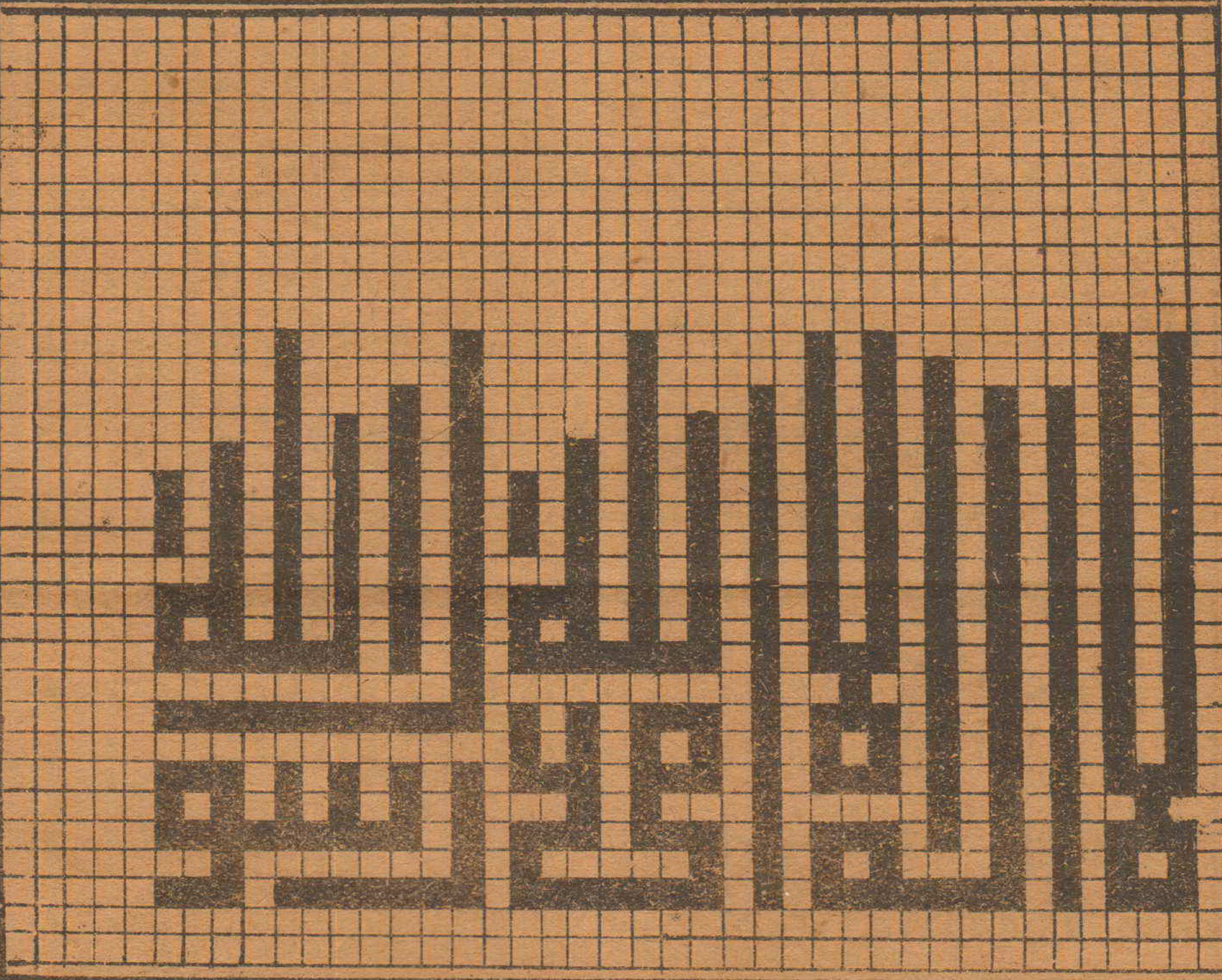

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جالی میں کلمہ طیبہ

ان کلمہ طیبہ کے حروف کو جالی۔ دوسوتی۔ کروشیاء کے ٹیل کلاتھ میں سہولت سے بنا سکتے ہیں۔ صرف خانوں کے شمار کا خیال رکھیں۔ بہت خوبصورت رہیگا۔

"نسیم" قادیان

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام سٹیم پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا۔